تحریر :- حافظ محمد طاہر محمود اشرفی صاحب

حرکت الانصار پر پابندی کیوں ؟

گذشتہ چند روز امریکہ کی وزارت خارجہ کا یہ بیان پوری ملت اسلامیہ کے لیے بالعموم اور پاکستان ہندوستان اور کشمیر کی عوام کے لیے بالخصوص تشویش کا سبب بنا ہوا ہے ، کہ جس میں مقبوضہ کشمیر کے اندر بھارتی جارحیت کے خلاف آواز بلند کرنے والے مجاہدین کی تنظیم حرکت الانصار کو امریکہ نے دہشت گرد قرار دے کر اس پر پابندی لگانے کا اعلان کیا ہے ۔ امریکہ کے اس علان میں حرکت الانصار کے علاوہ فلسطین کے مجاہدین کی تنظیم حماس اور دیگر اسلامی ممالک میں پرچم اسلام بلند کرنے والی تنظیموں کے نام شامل ہیں ۔ لیکن اس وقت راقم الحروف صرف اور صرف حرکت الانصار پر پابندی لگانے کی وجوہات اور اس کے نقصان پر کچھ عرض کرنا چاہتا ہے ۔ حرکت الانصار پاکستان اور مقبوضہ کشمیر کے نوجوان مجاہدین پر مشتمل ایک ایسا قافلہ ہے جو روسی استعمار کی افغانستان میں مداخلت کے خلاف برسرپیکار تھا اوراس کے بعد مقبوضہ کشمیر کے اندر بھارتی درندوں کے ہاتھوں مسلمان ماؤں ، بہنوں اور بیٹیوں کی عزت کی حفاظت کے لیے برسرپیکار ہے اور بلاشبہ اس بات سے کسی صورت انکار نہیں کیا جاسکتا ہے کہ حرکت الانصار ہی مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکن ہے جس کا اعتراف آل پارٹیز حرکت کانفرنس کے سربراہ میرواعظ عمرفاروق متعدد مرتبہ کرچکے ہیں ۔ مقبوضہ کشمیر کے بچے ، بوڑھے ، جوان اور خواتین ان مجاہدین کے ساتھ ہر طرح سے تعاون کرنے کے لیے ہمہ وقت تیار ہوتے ہیں مگر ان مجاہدین نے ہمیشہ عزیمت کا راستہ اپنایا ہے اور کشمیریوں کی امداد لینے کی بجائے جنگلات کے پتے کھاکر غاصب ہندو کے خلاف جہاد کیا ہے ۔ یہ مجاہدین اپنے گھروں کی آسائشوں کو چھوڑ کر نرم وگداز بستر چھوڑ کر اللہ کے دین کی سربلندی اور اپنے مظلوم بھائیوں کی مدد کے لیے ہمہ وقت سربکف رہتے ہیں ۔ مقبوضہ کشمیر کے ہندو غاصب سے آزادی کے راستے میں شہادت ان کا ہدف اول ہے اور امریکہ ہو یا کوئی اور اس بات سے قطعاً انکار نہیں کرسکتا ہے کہ حرکت الانصار نے مقبوضہ کشمیر کے اندر کبھی انڈین آرمی کے علاوہ کسی کو نشانہ نہیں بنایا ۔ کیا سات لاکھ آرمی کا مقابلہ کرنے والے یہ خدائی شیر پورے ہندوستان کے اندر آگ نہیں لگاسکتے مگر بے گناہ لوگوں ، بچوں اور عورتوں کو

مارنا مجاہدین کا ہدف نہیں ہوتا اور تو اور ہندوستان آرمی اور امریکی سی آئی اے یہ بات ہی ثابت کردیں کہ کبھی کسی مجاہد نے انڈین آرمی کے اہلکاروں کی خواتین یا بچوں پر حملہ کیا ہو۔ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر وہ کیا بنیاد ہے جس کی بنا پر امریکہ اور اس کے حواری حرکت الانصار پر پابندی لگاکر خوشی سے ناچ رہے ہیں، کن وجوہات کی بناء پر امریکہ نے یہ قدم اٹھایا ہے اور ایک اطلاع کے مطابق حکومت پاکستان بھی حرکت الانصار کے دفاتر بند کررہی ہے۔

یہ سب کچھ کرکے ہم کس سے حق وفاداری نبھارہے ہیں۔ کیا یہ سب کچھ کرکے ہم اپنے ملک سے غداری تو نہیں کررہے ہیں۔ آخر کیا وجہ ہے کہ مظلوموں کے خلاف آواز بلند کرنے کے جرم میں حرکت الانصار پر پابندی لگادی جائے اور امریکی آقاؤں کا حکم تسلیم کرکے مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں کے دلوں کو زخمی کردیا جائے۔ یہاں پر میں ایک غلط فہمی کا ازالہ کرنا بھی چاہتا ہوں کہ چند سال قبل مقبوضہ کشمیر کے اندر پانچ مغربی سیاحوں کو اغوا کیا گیا۔ ان کے اغوا کی ذمہ داری الفاران نامی تنظیم نے قبول کرلی اور متعدد تنظیموں کے گرفتار رہنماؤں کی رہائی کا مطالبہ کیا۔ ان میں حرکت الانصار کے ایک اہم رہنما اور نوجوان مجاہدین کے دلوں کی دھڑکن مولانا محمد مسعود اظہر بھی تھے۔ جو ہندوستان کی بربریت اور جارحیت کا شکار ہوئے ہیں۔ مولانا محمد مسعود اظہر پاکستان کے بے باک صحافی ہیں خطرات سے کھیل کر مظلوم مسلمانوں کے احوال عالم اسلام کے سامنے لانا ان کا شغل تھا۔ ظلم خواہ صومالیہ کے مسلمانوں پہ ہورہا ہو یا کشمیر کے مسلمانوں پر مولانا محمد مسعود اظہر اس ظلم کو اپنے جسم پر ہی تصور کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ جب صومالیہ کے اندر امریکی فوجیوں نے صومالیہ پر ظلم وتشدد کا سلسلہ شروع کیا تو مولانا محمد مسعود اظہر پاکستان سے صحافیوں کی ایک ٹیم لے کر صومالیہ پہنچے اور صومالیہ کے مسلمانوں کے حالات کو پورے عالم کے سامنے لے کر آئے، اس طرح مولانا مسعود اظہر باقاعدہ طور پر ویزہ لے کر بھارت گئے اور دہلی سے سرینگر تک کا سفر انہوں نے ہوائی جہاز سے کیا، مگر جب مسعود اظہر مقبوضہ کشمیر پہنچے تو ان کو انڈین آرمی نے گرفتار کرکے ان پر دہشت گردی کرنے کا الزام عائد کردیا۔ طویل عرصہ سے محمد مسعود اظہر ہندوستان جیلوں میں ہندو درندوں کے ظلم وستم برداشت کررہے ہیں۔ محمد مسعود اظہر کا ذکر کئے بغیر حرکت الانصار کی جدوجہد کی تکمیل نہیں ہوتی ہے۔ اس لیے یہاں پر محمد مسعود اظہر کا ذکر کرنا نہ صرف ضروری تھا بلکہ الفاران کی طرف سے محمد مسعود اظہر کا نام ان قیدیوں کے ساتھ شامل کرنا جن کی وہ رہائی چاہتے تھے کی وجہ بتلانا بھی مقصود تھی۔

بعد میں الفاران کے مختلف مطالبات سامنے آتے رہے اور پھر ایک وقت ایسا آیا کہ جب عالمی میڈیا نے چیخنا چلانا شروع کر دیا کہ الفاران نے جن سیاحوں کو اغوا کیا تھا وہ قتل کر دیئے گئے ۔ وہ کہاں روپوش ہوگئے ۔ یہ بات آج تک منظر عام پر نہیں آسکی ہے ۔ ہندوستان اور مغربی دنیا نے شروع دن سے لے کر آج تک ان سیاحوں کے اغوا کی ذمہ داری حرکت الانصار پر ڈالنی چاہی ہے مگر مغربی دنیا اور ہندوستان اس پر آج تک کوئی ثبوت پیش نہیں کرسکے ہیں ۔ اگر مولانا مسعود اظہر دہشت گرد تھے تو ان کو ہندوستان نے ویزہ کیوں دیا ۔ جبکہ دوسری طرف ہندوستان آرمی کی طرف سے روزانہ سینکڑوں کشمیریوں کو بے دردی سے شہید کیا جانا کشمیری ماؤں ، بہنوں اور بیٹیوں کی اجتماعی آبرو ریزی کے ھزاروں واقعات تھے ۔ نہتے کشمیریوں پر گولیاں برسانا اسرائیلی آرمی کا فلسطینی مسلمانوں کے گھروں کو گرانا ہزاروں فلسطینی نوجوانوں کو ٹارچر سیلوں میں رکھنا ۔ اور سب سے بڑا جرم یہ کہ قبلہ اول کے اندر نماز پڑھنے والے فلسطینیوں پر گولیاں چلانا ۔ اسرائیلی طیاروں کا لبنان کی سڑکوں اور بازاروں پر گولے پھینکنا خود امریکہ کا خلیج کی جنگ کے نام پر عراقی عوام کا قتل عام کرنا امریکی آرمی کا خلیج میں ڈیرے ڈالنا لیبیا اور سوڈان پر بے جا پابندیاں لگانا اور اپنے غلام مسلم دنیا کے حاکموں سے اسلام اور جہاد کا نام لینے والے مجاہدین کو پھانسی کے تختہ تک پہنچانا جس کے ثبوت کسی سے مخفی نہیں ہیں ۔ دہشت گردی نہیں ہے اور تو اور خود پاکستان کے F 16 طیاروں کے پیسے واپس نہ کرنا اور نہ ہی طیارے دینا بدمعاشی نہیں تو اور کیا ہے ۔ لیکن افسوس کہ نہ معلوم ہمارے حکمرانوں کو ہوش کب آئے گی اور حقیقت حال میں مغربی دنیا خصوصاً امریکہ اور ہندوستان نے ان سیاحوں کے اغوا کی ذمہ داری حرکت الانصار پر کیوں ڈالی ۔ اس کی وجہ ہندوستان سمیت پورے عالم کفر کو یہ نظر آرہا تھا کہ حرکت الانصار کے نوجوان ہی عزم شہادت لے کر میدان میں نکلے ہوئے ہیں اور ان کی موجودگی میں کفر جہاں بھی جارحیت کرنے کی کوشش کرے گا تو اس کے مقابلے میں اگر کوئی قوت آئے گی تو وہ حرکت الانصار کے ہی مجاہدین ہوں گے ۔ اگر حرکت الانصار پر پابندی لگانے کی وجہ الفاران کی طرف سے حرکت کے مقبوضہ کشمیر کے اندر جیلوں میں موجود قائدین کی رہائی کا مطالبہ تھا تو الفاران نے جاوید میر، شبیر شاہ اور کئی دیگر جماعتوں کے قائدین کی رہائی کا بھی مطالبہ کیا تھا ان پر یہ پابندی کیوں نہیں لگائی گئی ہے ۔

حرکت الانصار ۔ حماس ۔ (جماعت اسلامیہ مصر) ۔ حزب اللہ اور دیگر جہادی تحریکوں کو دہشت گرد قرار دیا جانا ان تحریکوں کا اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ مخلص ہونے کی دلیل ہے ۔ کسی چیز پر پابندی اس وقت لگائی جاتی ہے جب اس کے پھیلاؤ کا خوف پیدا ہوجائے اور امریکہ اس بات

سے خوف زدہ ہے کہ اگر اسلام اور جہاد کا نام لے کر جدوجہد کرنے والی یہ تحریکیں اسی طرح کفر کو شکست دے کر آگے بڑھتی رہیں تو پھر امریکہ پر کفر کا تسلط زیادہ دیر باقی نہ رہے گا۔ امریکہ اور اس کے حواری چاہے کچھ بھی کرلیں وہ حرکت الانصار حماس جماعت اسلامیہ (مصر) حزب اللہ اور دیگر جہادی تحریکوں پر پابندی لگادیں اسامہ بن لادن، برادرم فضل الرحمن خلیل، مولانا سعادت اللہ کو دہشت گردوں کا قائد قرار دے دیں اس سے کچھ فرق نہیں پڑھتا ہے۔ امریکہ میں اسلام شب وروز پھیل رہا ہے جذبہ جہاد بیدار ہورہا ہے ہزاروں نہیں لاکھوں اسامہ بن لادن، فضل الرحمن خلیل اور مولانا سعادت اللہ موجودہ ہیں۔ ہر مسلمان گھرانہ حرکت الانصار حماس جماعت اسلامیہ مصر کا نمائندہ ہے امریکی حکمران اگر واقعی اپنی بقاء چاہتے ہیں تو وہ اعتدال کا راستہ اپنائیں۔ انتہا کا راستہ ان کے اقتدار کو طوالت نہیں زوال بخشے گا۔ ان کو یہ بات محسوس کرلینی چاہئے کہ اگلی صدی اسلام کی صدی ہے اور اسلام کو پھیلنے سے نہیں روکا جاسکتا ہے۔ آخر میں ایک بات کی مزید وضاحت کرنا ضروری خیال کرتا ہوں کہ اگر حکمرانوں کے ذہنوں کے کسی گوشے میں یہ بات موجود ہے کہ وہ حرکت الانصار کے دفاتر پر چھاپے مارکر یا حرکت کی قیادت کو امریکہ کے سامنے تحفے کے طور پر پیش کرکے امریکہ آقاؤں کے سامنے سرخرو ہوکر اپنے اقتدار کو طوالت دے لیں گے تو میں یہ حقیقت واضح کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ حرکت الانصار ایک منظم تحریک ہے۔ حرکت کی قائدین نہ تو عامل کانسی ہیں اور نہ ہی یوسف رمزی حکومت نے حرکت کے اسلام آباد کے دفتر پر چھاپہ مارکر یہ بات محسوس کرہی لی ہوگی کہ حکومت کے اس قدم کے خلاف ملک کی تمام مذہبی تحریکیں حکومت کے خلاف مزاحمت پر اترنے کے لیے تیار ہیں اور اگر حکومت نے کوئی ایسا قدم اٹھایا تو اس کے نتائج کتنے خوفناک ہوسکتے ہیں۔ اس کا اندازہ کرنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہوگا۔ اس لیے امریکی آقاؤں کو خوش کرنے کی بجائے حکمرانوں کو ملکی سرحدوں کی حفاظت کرنے والے مجاہدین کی حوصلہ افزائی کرنی ہوگی۔ اور پاکستانی قوم احسان فراموش نہیں ہے کہ اپنے وطن کی سرحدوں کی حفاظت کرنے والوں کو حکمرانوں کے رحم وکرم پر چھوڑ دے اس لئے حرکت پر پاکستان میں پابندی لگانے کی باتیں کرنے والوں کو سوچ لینا چاہیے کہ ذاتی مفادات کے لئے قومی مفادات کو قربان کرنے والوں کو قومیں کبھی معاف نہیں کیا کرتی ہیں۔ حرکت پر پاکستان میں پابندی نہ ہی لگائی جاسکتی ہے اور نہ ہی کسی حکمران کو اپنی طاقت کے نشے میں اس قسم کا قدم اٹھانا چاہئیے۔

%%%%%%%%%%%%%%%%%%%%%%%%%%%%